مسیحیت، اناجیل اربعہ اور بنیادی مسیحی عقائد کا مختصر تعارف

Christianity, Four Evangelic
And Briefly Introduction to Basic Doctrines

ڈاکٹر حشمت علی صافی*

Abstract:
Christianity is the top most practiced religion on earth and has over a billion followers across the nations. It is therefore a very important topic of interest in the field of comparative religious studies.
To understand the ideology of this religion, it is very important to get familiarize with the name, introduction to its believes, the important scriptures and references.
This article encompasses the Introduction of:
1. Christianity,
2. Canonical Gospels and
3. Basic believes/ belief system of Christianity

مسیح کی لغوی تحقیق:

مَسح کا لفظ مصدر ہے اور لغوی اعتبار سے کسی شے کا دوسرے شے پر بسط کے ساتھ گزرنے کو کہتے ہیں۔ہاتھ سے چھونے کو بھی کہتے ہیں۔پھر یہ استعارہ کے طور پر جماع کے لیے استعمال ہونے لگا۔ مسح پسینے کو اور اسی طرح مٹے ہوئے نقش والے درہم کو بھی کہتے ہیں۔اُس شخص کو بھی مسیح کہا گیا ہے جس کے چہرے کا ایک جانب ہموار ہو یا جس پر نہ آنکھ ہو اور نہ بھنویں۔اسی مناسبت سے دجال کو مسیح کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ ممسوح العین ہے یا اس کے چہرے کا ایک طرف ہموار ہے۔سیدنا مسیح علیہ السلام کو حسین و جمیل ہونے کی وجہ سے مسیح کہا جاتا ہے[۱]۔

قرآن مجید میں لفظ "مَسِیحُ" تین مرتبہ وارد ہے[۲]

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور۔

قرآن مجید میں مذکورہ اِن تمام مقامات پر مسیح سے مراد سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔قرآن مجید میں لفظ مسیح سے صرف اور صرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں'قرآن مجید میں کسی بھی مقام پر دجال کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

عیسیٰ کی لغوی تحقیق:

لفظ" عیسیٰ " عجمی نام ہے۔جو عربی میں منتقل ہوا،اس کا مصدر عَیَس یا عَوس ہے۔جس کے معنی ہیں سیاست۔سریانی زبانی میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کااسم مبارَک "یَشُوع "سے معدول ہوا ہے [۳]۔

"عیسیٰ" علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی کا نام ہے جس کی جمع عیسون [جیم کے پیش کے ساتھ] ہے کیوں کہ اس سے یائے زائدہ ساقط ہوئی ہے [۴]۔

قرآن مجید میں لفظ" عیسیٰ "۲۵ پچیس مختلف مقامات پر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے لیے اسم علم کی حیثیت سے وارد ہے [۵]۔

قرآن مجید میں کسی بھی مقام پرانہیں یسوع 'اَبیل الابیلین [۶] کے نام سے موسوم نہیں کیا گیاہے۔اگرچہ اس کے علاوہ دوسرے اسمائے صفت استعمال کیے گئے ہیں' جیسے: کلمہ اور روح۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ) [۷]

"مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے عیسیٰ (نہ اللہ تھے نہ اللہ کے بیٹے بلکہ) اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ (بشارت) تھے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک رُوح تھے۔"

مسیحیت وعیسائیت کی اصطلاحی تعریف:

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مسیحیت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"وہ مذہب جو اپنی اصلیت کو ناصرہ کے باشندے یسوع کی طرف منسوب کرتا ہے اور اسے خدا کا منتخب (مسیح) مانتا ہے [۸]۔"

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس میں ہے کہ:

"عیسائیت کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ اخلاقی، تاریخی، کائناتی، موحدانہ اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے۔جس میں خدا اور انسان کے تعلق کو خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعے پختہ کردیا گیا ہے [۹]۔"

عجیب بات یہ ہے کہ ان تینوں عقیدوں میں سے کوئی ایک عقیدہ بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کسی ارشاد سے ثابت نہیں۔ موجودہ انجیلوں میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی جو ارشادات منقول ہیں۔ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس سے واضح طریقے پر یہ عقائد ثابت ہوتے ہوں اور اس کے برعکس ایسے اقوال کی تعداد بے شمار ہیں جن میں ان عقائد کے خلاف باتیں کہی گئی ہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا زمانہ:

مؤرخ ابن جوزیؒ[۱۰] لکھتے ہیں:

کان بین موسیٰ بن عمران وعیسیٰ علیہما السلام ألف سنة وسبع ماة سنة ولم یکن بینهما فترة وانها أرسل بینهما ألف نبی من بنی اسرائیل سوی من أرسل من غیرهم وکان بین میلاد عیسیٰ والنبی صلی الله علیه وسلم خمس ماءة وتسع وستون سنة بعث فی أولها ثلاثة أنبیاء وهو قوله عزوجل: ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ﴾[۱۱] وكانت الفترة التی لم یبعث الله فیها رسولا أربع مئة سنة وأربع وثمانین[۱۲]

"سیدنا موسیٰ بن عمران اور سیدنا عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان سترہ سو ۱۷۰۰ سال کا عرصہ ہے۔ان دونوں کے درمیان ایسا زمانہ نہیں گزرا جس میں کوئی نبی نہیں بھیجا گیا ہو۔دوسروں کو چھوڑ کر صرف بنی اسرائیل کے خاندان میں ہزار پیغمبر مبعوث کیے گئے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد کی پیدائش کے درمیان ۵۶۹ سال کا عرصہ ہے۔ان سالوں کی ابتداء میں تین پیغمبر بھیجے گئے تھے جس کی طرف سورۃ یٰس میں اشارہ کیا گیا ہے۔وہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی رسول مبعوث نہیں کیا وہ چارسو چوراسی ۴۸۴ سال بنتے ہیں"۔

سیدنا زکریا علیہ السلام اُس زمانے میں بنی اسرائیلی نبی تھے: وکان زکریا نبیهم فی ذلک الزّمان[۱۳]۔

قاموس الکتاب بائبل کی لغات میں مسیح کی پیدائش کی تاریخ یوں لکھی ہے کہ: عام خیال یہ ہے کہ خداوند مسیح سن ۱ء (ایک عیسوی) میں پیدا ہوئے۔انگریزی میں A.D سے جو Anno Domini کا مخفف ہیں مراد ہے: "ہمارے خداوند کا سال"۔ لیکن جب لوگوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ خداوند مسیح اس سے چار یا پانچ سال پہلے پیدا ہوئے تو انہیں تعجب ہوتا ہے۔سچ تو یہ ہے کہ عیسوی کیلنڈر چھٹی صدی میں مرتب کیا گیا۔ راہب ڈایونیسیا کسی گوس Monk Dionysius Exiguus نے ۵۲۶ء میں حساب لگا کر سنہ عیسوی کا اعلان کیا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے حساب میں چار سال کی غلطی رہ گئی۔اس نے مسیح کی پیدائش رومی

کلینڈر کے سال ۷۵۴ میں رکھی۔ لیکن ہیرودیس اعظم [۱۴] جس نے بیت لحم [۱۵] کے معصوم بچوں کا قتل عام کیا تھا۔ رومی سال ۷۵۰ میں فوت ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی پیدائش ۷۵۰ سے کم از کم چند سال پہلے ہوئی ہوگی۔ غالباً وہ رومی سنہ ۷۴۹ کے شروع میں پیدا ہوئے تھے یعنی ۵ق م (قبل مسیح) کے آخر میں۔ جب اس غلطی کا پتہ چلا تو یہ ناممکن تھا کہ بے شمار چھپی ہوئی کتابوں میں اس کو درست کیا جائے، سو سنہ عیسوی کو یوں ہی رہنے دیا گیا [۱۶]۔

انجیل:

یہ یونانی لفظ Euangelion کا معرب ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے: "خوش خبری"۔ یہ لفظ غالباً براستہ حبش (ایتھوپیا) عربی میں داخل ہوا۔ کیوں کہ یمن میں اہل حبش کی ایک مسیحی جماعت رہتی تھی۔ نئے عہد نامہ میں اس لفظ کا مفہوم خوشخبری ہے اور کسی بھی آیت میں اس کا مطلب "کتاب" یا "صحیفہ" نہیں ہے۔ ۱۵۰ عیسوی کے بعد ہی اس لفظ کو کتاب (عہد نامہ) کے لیے استعمال کیا جانے لگا تھا [۱۷]۔

اناجیل اربعہ:

قاموس الکتاب میں اس عنوان کے ذیل میں لکھا [۱۸] ہے کہ: متی، مرقس، لُوقا اور یوحنا کی اناجیل میں یسوع کے حالات زندگی 'تعلیمات اور کاموں کو بیان کیا گیا ہے۔

پہلی تین اناجیل "اناجیل متوافقہ" کہلاتی ہیں۔ کیوں کہ ان میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ متی کی انجیل یسوع کو "موعودہ مسیح" کے طور پر پیش کرتی ہے۔ مرقس کی انجیل میں اُن کے کاموں اور دعوت و تبلیغ کا تذکرہ ہے۔ لُوقا انسانوں کے بارے میں یسوع کی دلچسپی کو بیان کرتا ہے۔ یوحنا کی انجیل منتخب یادداشتوں پر مشتمل ہے جنہیں ایمان کو تحریک دینے کے لیے بڑی احتیاط سے ترتیب دیا گیا ہے۔

اناجیل ایک نئے قسم کے ادب کا تعارف کراتی ہیں۔ گو ان کی ساخت تواریخی ہے لیکن یہ خالص تاریخ نہیں ہے کیوں کہ ہم عصر واقعات کا ذکر اتفاقی ہے اور اناجیل انہیں آگے بڑھانے کی کوشش نہیں کرتیں۔ ان میں سوانح عمری کے متعلق مواد تو ملتا ہے لیکن انہیں اس لفظ کے موجودہ وسیع معنوں میں سوانح حیات نہیں کہا جاسکتا۔ کیوں کہ یہ یسوع مسیح کی زندگی کا مکمل خلاصہ بیان نہیں کرتیں۔ اناجیل کا بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ قاری کے دل میں خواہ وہ ایمان دار ہے یا نہیں 'ایمان پیدا کریں۔

زبانی (تحریری) انجیل کی تصدیق کلیسیا کے ایک ابتدائی بزرگ پپیاس نے کی ہے جو کہ پہلی صدی کے آخر تک زندہ رہے۔

لوقا اور یوحنا کی اناجیل کے تعارفی بیانات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ انہیں زبانی منادی سے تحریری صورت میں لایا گیا۔ لوقا رسول اپنے تعارف میں اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ وہ تھیفلس کی زبانی سن چکا ہے وہ اب اسے تحریری شکل دے رہا ہے[۱۹]۔

اس نے اُن حقائق کو بیان کیا جس پر ایمانداروں کا ایمان تھا اور ظاہر کرتا ہے کہ انہیں تحریر میں لانے کی کئی مرتبہ کوشش کی جا چکی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ضمن میں کئی ایک رسالے پہلے بھی معرض وجود میں آئے تھے جواب یا تو معدوم ہو چکے ہیں یا غیر تسلی بخش تھے۔

لُوقا اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اس نے ان حقائق کو اُن لوگوں سے اخذ کیا ہے ''جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے''[۲۰]۔

''ان حقائق کی اطلاع دینے والے نہ صرف ان واقعات میں خود شامل تھے بلکہ ان کا اثر ان کی زندگی میں اتنا ہوا کہ وہ خود اس نئے ایمان کے پرچار کرنے والے بن گئے۔ لوقا خود ان گواہوں کا ہم عصر تھا اور اس نے ان کے دعووں کی درستگی کی خود تفتیش کی تھی تاکہ وہ مسیح کے کاموں کا صحیح اور معتبر ریکارڈ پیش کر سکے۔

یوحنا رسول نے بھی اپنی انجیل کو تحریری شکل اس لیے دی تاکہ قاری کے دل میں یہ ایمان پیدا ہو جائے کہ مسیح ہی خدا کا بیٹا ہے[۲۱]۔

وہ یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ وہ مسیح کی تمام تر سرگرمیوں کو بیان کر رہا ہے بلکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اُن میں سے بہتوں سے اُس کے قارئین واقف ہوں گے۔ وہ اس سلسلہ میں جو خاص طریقہ استعمال کرتا ہے وہ اس کے بشارتی مقصد اور علم الٰہی کے نظریہ کا نتیجہ ہے۔

گو متی اور مرقس اپنے ماخذ تو بیان نہیں کرتے لیکن ان پر بھی اسی عام اُصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ متی اپنی انجیل کا تعارف اس آیت سے کراتا ہے ''یسوع مسیح ابن داود ابن ابرہام کا نسب نامہ[۲۲]۔'' وہ پیدائش کی کتاب کے اسلوب بیان کی تقلید کر رہا ہے۔ جس سے وہ یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ وہ بھی پیدائش کی کتاب کی طرح خدا کے انسان کے ساتھ سلوک کی تاریخ میں ایک نمایاں باب کا اضافہ کر رہا ہے۔

مرقس رسول اپنی انجیل یوں شروع کرتا ہے ''یسوع مسیح ابن خدا کی خوشخبری کا شروع۔ یہ عنوان ظاہر کرتا ہے کہ اس کا متن موجودہ منادی کا ملخص ہے۔ یہ دونوں انجیل نویس ان کی اشاعت کی وجہ بیان نہیں کرتے۔ لیکن ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اناجیل اس لیے احاطہ تحریر میں لائی گئیں تاکہ آئندہ نسل

کے لیے جو کچھ چشم دید گواہوں کے ذہن میں موجود تھا اور جس بات کی انہوں نے عوام میں منادی کی اُسے محفوظ کر لیا جائے۔

یہ دستاویزات سب سے پہلے کہاں اور کب عوام کو دی گئیں، اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سب سے پہلے اناجیل سے اقتباسات اغناطسیوس کے خطوط، برنباس کا خط، بارہ رسولوں کی تعلیمات اور پولی کارپ کے خط میں پیش کیے گئے۔ ان سب کا تعلق شام کے شہر انطاکیہ سے ہے اور ان کے یہ اقتباسات متی کی انجیل سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر جیسا کہ پیپیاس نے کہا کہ متی کی انجیل سب سے پہلے یروشلم میں عبرانی یا ارامی کلیسا کے لیے لکھی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اُس یونانی ایڈیشن کی بنیاد ہو جو کہ انطاکیہ سے غیر یہودی کلیسا کی نشو ونما کے دوران جاری کیا گیا۔ پس یہ ۵۰ عیسوی کے بعد اور ۷۰ عیسوی میں یروشلم کی بربادی سے پہلے کسی وقت جاری کیا گیا ہو گا۔

ممکن ہے کہ لوقا کی انجیل ایک ذاتی دستاویز ہو جو اُس نے سب سے پہلے اپنے دوست اور مربی تھیفلس کو بھیجی۔ یہ غالباً ۶۲ء کے قریب لکھی گئی کیوں کہ اعمال کی کتاب اس سے پہلے تھی جو کہ پولس کی پہلی قید کے اختتام پر لکھی گئی تھی۔

یوحنا کی انجیل کا آخری باب اس افواہ کی تردید کرتا ہے کہ یہ رسول کبھی نہیں مرے گا۔ ظاہر ہے کہ افواہ کو ہوا نہ دی جاتی اگر یہ رسول اس آخری باب کے لکھے جانے کے وقت عمر رسیدہ نہ ہوتا۔ یہ ممکن ہے کہ یہ ۵۰ عیسوی سے پہلے لکھی گئی ہو۔ لیکن زیادہ تر اعتدال پسند علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ۸۵ء کے قریب لکھی گئی۔ روایت کے مطابق یہ یوحنا رسول سے منسوب کی جاتی ہے۔ جو کہ پہلی صدی کے آخر میں افسس میں خدمت کرتا تھا۔

کلیساؤں میں بڑھتے ہوئے اختلاط اور بدعت اور بت پرستوں کے اعتراضات نے اناجیل کی فہرست مسلمہ میں اُن کی دلچسپی کو اور بھی بڑھا دیا۔ ۱۷۰ء تک ان چاروں اناجیل کو مکمل طور پر مستند مانا جانے لگا۔ یوسیبیس ۳۵۰ء اور اس کے بعد کے بزرگوں نے دیگر تمام انجیلوں کو فہرست سے خارج کر دیا اور صرف ان چاروں کو مسیح کی زندگی اور کاموں کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لیے مستند قرار دیا[۲۳]۔

مسیحیوں کے چند عقائد

تثلیث فی التوحید(Trinity):

مسیحیوں کا ماننا ہے کہ: ''خدا واحد ہے۔ اُس کی ذات میں تین اقانیم[۲۴] کی کثرت ہے جو بمنزلہ محل صفات ہیں۔ جو جوہر، قدرت ازلیت میں برابر اور ذات و صفات میں متحد، مگر فعل میں متمائز ہیں[۲۵]۔''

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں تثلیث کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

The father is God, the son is God and the Holy spirit is God[۲۶]

''باپ بھی خدا ہے، بیٹا بھی خدا ہے اور رُوح القدس بھی خدا ہے۔ تاہم وہ تین خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا ہے۔''

مسیحیوں کے نزدیک باپ سے مراد خدا کی تنہا ذات ہے 'بیٹے سے مراد خدا کی صفت کلام (Word God) ہے۔ انجیل یوحنا میں ہے کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا[۲۷]۔

مسیحیت میں عقیدہ رسالت کا جائزہ:

قاموس الکتاب میں اس بارے میں لکھا[۲۸] ہے کہ رسول خدا کی طرف سے پیغام لانے والا ایلچی 'قاصد۔ نئے عہد نامہ میں یونانی لفظ apostolos کا ترجمہ اردو کی طرح یونانی لفظ بھی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

مسیحی اصطلاح:

مسیح کے اُن بارہ شاگردوں کے لیے جنہیں اُنہوں نے چُنا اور اپنے ساتھ رکھ کر تربیت دی اور پھر منادی کے لیے بھیجا اور اُنہیں بدروحوں کو نکالنے کا اختیار بخشا[۲۹]۔ اُنہیں رسول کا لقب دیا[۳۰]۔ یہوداہ اسکریوتی کی خودکشی کے بعد بارہویں جگہ پر کرنے کے لیے پطرس نے رسول کے چناو کے لیے یہ معیار تجویز کیا کہ وہ یسوع کے بپتسمہ سے لے کر اُن کے آسمان پر اُٹھائے جانے تک برابر اُن کے ساتھ رہا ہو اور اُن کے جی اُٹھنے کا گواہ ہو[۳۱]۔

[۲] عام وسیع تر معنوں میں:

ہم یہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ آیا یونانی لفظ apostolos کسی عبرانی اصطلاح کی طرف اشارہ کرتا ہے، تاہم عبرانی کا ایک لفظ شلیخ اس قسم کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کسی کا باضابطہ نمائندہ بنا کر کوئی خاص کام اُس کے سپرد کرنا۔ شاید پولس اسی قسم کا شلیخ تھا جب وہ کاہنوں کی طرف سے پروانے لے کر دمشق کو جا رہا تھا[۳۲]۔

مختصر یہ کہ لفظ رسول اُن لوگوں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے جنہیں خدا نے بنی اسرائیل میں منادی کے لیے بھیجا تھا[۳۳]۔

انبیائے کبریٰ اور انبیائے صغریٰ:

''بڑے اور چھوٹے نبی'' پرانے عہد نامہ کی آخری سترہ کتابیں جو سولہ انبیاء نے لکھی ہیں وہ دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ پہلی پانچ کتابیں جو یسعیاہ' یرمیاہ' حزقی ایل اور دانی ایل نبی کی ہیں۔ کیتھولک ترجمہ میں انبیائے کبریٰ یعنی بڑے نبیوں کی تصنیف کہلاتی ہیں۔

باقی بارہ جو ان کے مقابلے میں مختصر ہیں انبیائے صغریٰ یعنی چھوٹے نبیوں کی تصانیف کہلاتی ہیں۔ ان ناموں سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ بعض نبی چھوٹے اور بعض بڑے تھے۔ ان کا اشارہ اُن کی کتابوں کی ضخامت پر ہے۔ اُن کے اپنے درجے یا اہمیت پر نہیں[۳۴]۔

مسیحیت میں ملائکہ کے متعلق عقائد:

یونانی انگیلوس angelos پیغمبر فوق الفطرت یا آسمانی ہستیاں جو انسان سے مرتبہ میں تھوڑا اونچے ہیں[۳۵]۔

[۱] وہ مخلوق ہیں[۳۶]۔

[۲] انہیں روحیں بھی کہا گیا ہے[۳۷]۔

[۳] وہ شادی نہیں کرتے اور نہ وہ مرتے ہیں[۳۸]۔

[۴] وہ فوق الفطرت علم رکھتے ہیں لیکن وہ ہمہ دان نہیں ہیں[۳۹]۔

[۵] وہ انسان سے زیادہ طاقت ور ہیں لیکن وہ قادر مطلق نہیں[۴۰]۔

[۶] بعض اوقات وہ انسان پر بیماری لاتے ہیں[۴۱]۔

[۷] بعض اوقات وہ انسان پر خدا کی مرضی کو ظاہر کرتے ہیں[۴۲]۔

[۸] وہ غلط تعلیم پھیلاتے ہیں[۴۳]۔

[۹] آئندہ زمانے میں نیک فرشتے خدا کی خدمت کرتے ہیں جب کہ بدکار فرشتوں کو اجر کے طور پر آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا[۴۴]۔

[۱۰] بدکار فرشتے ایمان داروں کو خدا سے جدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں[۴۵]۔

[۱۱] وہ نیک فرشتوں کے کاموں کی مخالفت کرتے ہیں[۴۶]۔

[۱۲] وہ انسان کو گناہ پر اکساتے ہیں[۴۷]۔

[۱۳] مسیح خداوند کی زندگی اور خدمت میں فرشتوں کا بڑا حصہ تھا۔ وہ ان کی پیدائش کے سلسلہ میں مریم، یوسف اور گڈریوں پر ظاہر ہوئے۔ جنگل میں آزمائش کے بعد وہ ان کی خدمت کرتے تھے[۴۸]۔

[۱۴] گستمنی کے باغ میں ایک فرشتہ انہیں تقویت دیتا تھا[۴۹]۔

مسیحیت میں عقیدہ کتب سماویہ کا جائزہ:

یہود توارۃ کے سوا کچھ نہیں مانتے' عیسائی توراۃ کے احکام نہیں مانتے لیکن اس کی اخلاقی نصیحتوں کو قبول کرتے ہیں۔ تاہم وہ انجیل سے پہلے کی دوسری زبانوں اور ملکوں کی آسمانی کتابوں کی نسبت مسلمانوں کی طرح ادب اور احتیاط کا پہلو بھی اختیار نہیں کرتے[۵۰]۔

مسیحیت میں عقیدہ یوم آخرت کا جائزہ:

[۱] قیامت پر ایمان کی جڑ اس اعتماد میں ہے کہ خداوند زندہ خدا ہے۔ اس لیے وہ اپنے لوگوں کو موت کی حالت میں نہیں رہنے دے گا[۵۱]۔

[۲] جب کہ نیا عہد نامہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ تمام لوگ جی اُٹھیں گے[۵۲]۔

[۳] اپنی قیامت کے وسیلہ سے مسیح نے موت کو ختم کر دیا اور زندگی اور بقا کو جِلا بخشی[۵۳]۔

[۴] قیامت مسیح محض یہ نہیں تھی کہ ایک مردہ جسم کو زندگی ملی بلکہ یوم الآخرت کی قیامت کا یہ پہلا مرحلہ تھا۔ مسیح کا جی اُٹھنا' معادی یعنی آخرت کی فصل کا " پہلا پھل " یعنی شروع تھا[۵۴]۔

[۵] چونکہ قیامت شروع ہو چکی ہے اس لیے ایمان دار مسیح کی جی اُٹھی زندگی میں شریک ہیں[۵۵]۔

[۶] پس جو مسیح میں ہیں ان کی قیامت کی ضمانت مسیح کی قیامت ہے[۵۶]۔

حوالہ جات:

۱۔ معجم مقاییس اللغۃ' ابوالحسین احمد بن فارس' ص: ۹۴۸' داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' ۲۰۰۱ء

۲۔ الدلیل المفہرس لالفاظ القرآن الکریم' حسین محمد فہمی' ص: ۶۹۲' دار السلام' مصر' ۱۴۲۲ھ

۳۔ معانی القرآن واعرابہ' ابراہیم بن سری زجاج' ۱: ۴۱۹' عالم الکتب بیروت' ۱۹۸۸ء

۴۔ مفردات القرآن' حسین بن محمد راغب اصفہانی' ۱: ۵۹۶' دار القلم' الدار الشامیۃ' ۱۴۱۲ھ

۵۔ الدلیل المفہرس' ص: ۵۸۵

۶۔ اَبیل الابیلین: اَبیل کے معنی ہے: رئیس النصاریٰ۔[المحکم والمحیط الاعظم 'ابن سیدہ '۱۰: ۴۱۰ 'دارالکتب العلمیہ 'بیروت '۲۰۰۰ء]
علامہ جوہری صحاح میں لکھتے ہیں کہ ابیل کے معنی ہے: راہب النصاریٰ نصرانیوں کا راہب۔[الصحاح فی اللغۃ 'اسماعیل بن حماد جوہری '۱: ۲ 'احیاء التراث 'بیروت 'لبنان 'س۔ن]

۷۔ سورۃ النساء ۴: ۱۷۱

۸۔ برٹانیکا ۵ : ۶۹۳

۹۔ Encyclopedia of religion and ethics,james hastings,v:3,p:518,Newyork,1910

۱۰۔ عبدالرحمٰن بن علی بن محمد، جوزی، قرشی، بغدادی، ابوالفرج، بغداد میں ۵۰۸ھ = ۱۱۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ حدیث، تفسیر، تاریخ اور مواعظ کے کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ تین سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ مقام جوز پر پانی کے ایک گھاٹ کی طرف ان کے آباء واَجداد میں سے کوئی ایک منسوب تھے، اسی لیے ابن جوزی کہلائے۔ ۵۹۷ھ = ۱۲۰۱ء کو بغداد ہی میں وفات پائی۔[وفیات الاعیان ۳ : ۱۴۰۔۔۔تذکرۃ الحفاظ ۴ : ۱۳۴۲۔۔۔الاعلام ۳ : ۳۱۶]

۱۱۔ سورۃ یٰس ۳۶ : ۱۴

۱۲۔ المنتظم فی تاریخ الملوک والامم 'عبدالرحمن ابن جوزی '۲ : ۱۶ 'دارالکتب العلمیہ 'بیروت 'س۔ن

۱۳۔ قصص الانبیاء 'ابن کثیر 'ص: ۵۴۴ 'سن طبع ومطبع ندارد

۱۴۔ یہودیوں کا بادشاہ ہیرودیس اعظم (۴۰۔۴ق م) تقریباً ۷۳ق م میں پیدا ہوا۔ اُس کے باپ انتیپتر نے جواُدُومی النسل یہودی تھا رومی فتوحات کے بعد یہودیہ میں بڑا اثرورسوخ حاصل کرلیا۔ چنانچہ ۴۷ق م میں قیصرپولس سیزر نے اُسے یہودیہ کا حاکم مقرر کردیا۔ اپنی تخت نشینی کے بعد انتیپتر نے اپنے بیٹے ہیرودیس کو گلیل کا فوجی سردار مقرر کیا۔ ہیرودیس نے بڑے جوش کے ساتھ اُس علاقے میں لوٹ مار کا خاتمہ کیا۔ اس سے متاثر ہو کر سوریہ کے گورنر نے اُسے کوئیلے سوریہ یعنی بقاکی وادی کا فوجی سردار مقرر کردیا۔ قیصر کے قتل اور خانہ جنگی کے بعد بھی ہیرودیس کو انطونی کا اعتماد حاصل رہا۔ جب پارتھیوں نے سوریہ اور فلسطین پر حملہ کیا اور یہودیہ کے تخت پر خشمونی اورانتی گونس کو بٹھادیا (۴۰۔۳۷ق م) تو رومی سینٹ نے انطونی اور اوکتاویان کی صلاح کے مطابق ہیرودیس کو "یہودیوں کا بادشاہ" کا لقب عطا کیا۔ سن وفات معلوم نہ ہوسکی۔[قاموس اللغات 'ص: ۱۰۸۹]

۱۵۔ یروشلیم کے جنوب مغرب میں پانچ میل پر ایک قصبہ۔ یہ حبرون اور مصر کی شاہ راہ پر یہودیہ کے کوہستان میں سطح سمندر سے ۲۵۵۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یعقوب کے زمانہ میں اس کا نام

فراتہ (پھل دار) تھا اور یہاں راخل کو دفن کیا گیا تھا۔ [پیدائش ۳۵ : ۱۶- ۱۹] اسے داؤد کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ [لوقا ۲ : ۴، ۱۱] ہیرودیس نے یہودیوں کے بادشاہ کو ہلاک کرنے کی کوشش میں اس کے دو سال سے کم عمر کے لڑکوں کو قتل کروا دیا۔ [متی ۲ : ۱۶]

۱۶۔ قاموس الکتاب، ص: ۹۱۲

۱۷۔ قاموس الکتاب، ص: ۹۳

۱۸۔ قاموس الکتاب، ص: ۹۱

۱۹۔ لوقا ۱: ۱۔۴

۲۰۔ لوقا ۱: ۲

۲۱۔ یوحنا ۲۰: ۳۰، ۳۱

۲۲۔ متی ۱: ۱

۲۳۔ قاموس الکتاب، ص: ۹۲

۲۴۔ اس کا واحد اقنوم ہے۔ توحید فی التثلیث کے بیان میں ایک اصطلاح، جسے تثلیث کی شخصیت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے معنی عام شخصیت سے مختلف بلکہ بالاتر ہیں۔ [قاموس الکتاب، ص: ۷۲]

۲۵۔ قاموس الکتاب، ص: ۲۳۴

۲۶۔ انسائیکلو پیڈیا بر ٹانیکا، ۲۲: ۹۷۴، ۱۹۶۲ء

۲۷۔ یوحنا ۱: ۱

۲۸۔ قاموس الکتاب، تحت: رسول، ص: ۴۳۵

۲۹۔ مرقس ۳: ۱۳، ۱۵

۳۰۔ لوقا ۶: ۱۳

۳۱۔ اعمال ۱: ۲۱۔۲۶

۳۲۔ اعمال ۹: ۲

۳۳۔ لوقا ۱۱: ۴۹

۳۴۔ قاموس الکتاب، صفحہ: ۹۲

۳۵۔ قاموس الکتاب، صفحہ: ۶۹۲

۳۶۔ زبور ۱۴۸: ۲۔۵

۳۷۔ عبرانیوں ۱: ۱۴

۳۸۔ لوقا۲۰: ۳۴۔۳۶
۳۹۔ متی۲۴: ۳۶
۴۰۔ زبور۱۰۳: ۲۰'۲۔۔۔پطرس۱۱: ۲
۴۱۔ لوقا۱۳: ۱۱۔۔۔اعمال۱۰: ۳۸'۲
۴۲۔ دانی ایل۱۰: ۲۰'۱۳'۱۲
۴۳۔ ا: سلاطین ۲۲: ۲۱۔۲۳
۴۴۔ متی۲۵: ۴۱
۴۵۔ رومیوں۸: ۳۸
۴۶۔ دانی ایل۱۰: ۱۳'۱۲
۴۷۔ متی۴: ۳
۴۸۔ متی۴: ۱۱
۴۹۔ لوقا۲۲: ۴۳
۵۰۔ سیرۃ النبی ۴: ۴۰۱
۵۱۔ متی۲۲: ۳۲
۵۲۔ اعمال۲۴: ۱۵
۵۳۔ ۲: تیمتھیس۱: ۱۰
۵۴۔ ا: کرنتھیوں۱۵: ۲۳
۵۵۔ رومیوں۶: ۴
۵۶۔ ا: کرنتھیوں۱۵: ۱۲۔۲۰